غسل کے دوران کچھ چھینٹیں بالٹی میں چلی جائیں، تو کیا اس پانی سے غسل درست ہوگا؟؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12295

تاریخ اجراء: 16 ذوالحجۃ الحرام 1443ھ/16 جولائی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

غسل کے دوران کچھ چھینٹیں بالٹی میں چلی جائیں، تو کیا اس پانی سے غسل درست ہو گا؟؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں اگر تو جسم کے کسی حصے پر ناپاکی لگی ہوئی ہو (مثلاً مذی یا منی وغیرہ کے قطرے لگے تھے) اور اسے صاف کیے بغیر ہی غسل کرنا شروع کر دیا جائے پھر اس جگہ سے ناپاک چھینٹیں اڑ کر بالٹی میں گریں تو اس صورت میں وہ بالٹی والا ساری پانی ناپاک ہو جائے گا اور وضو اور غسل کے قابل نہیں رہے گا کیونکہ قلیل پانی میں نجاست کا ایک قطرہ بھی گر جائے تو وہ سارا پانی ناپاک ہو جاتا ہے۔ بہر حال اس معاملے میں سخت احتیاط کی حاجت ہے کہ غسل سے پہلے جسم پر لگی ناپاکی کو اچھی طرح دور کر لیا جائے تاکہ نجاست کے حوالے سے کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

یہاں تک کی ساری گفتگو اس تناظر میں تھی کہ جسم پر کہیں ناپاکی لگی ہوئی ہو اور وہ ناپاک چھینٹیں اڑ کر بالٹی والے پانی میں گر جائیں تو کیا حکم ہے؟ البتہ اگر جسم کے کسی حصے پر نجاست نہ لگی ہو تو اس صورت میں اگر پانی کی کچھ چھینٹیں بدن سے اڑ کر بالٹی میں چلی جائیں تو وہ بالٹی والا پانی مستعمل نہیں ہو گا اور اس پانی سے وضو اور غسل درست ہو گا، کیونکہ صاف پانی میں مستعمل پانی مل جائے تو وہ صاف پانی اسی وقت مستعمل کہلاتا ہے جب مستعمل پانی زیادہ ہو، اور یہاں یہ بات بالکل واضح ہے کہ بالٹی میں موجود پانی گرنے والی چھینٹوں سے کہیں زیادہ ہے۔

تفصیلی جزئیات درج ذیل ہیں:

قلیل پانی میں اگر نجاست کا ایک قطرہ بھی گر جائے، تو وہ سارا پانی ہی ناپاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے: "ان النجس اذا وقع فی الماء القلیل المذھب قطعا شیوع النجاسۃ فینجس الکل وحینئذ" یعنی

جب نجاست تھوڑے پانی میں گر جائے تو قطعی مذہب یہ ہے کہ نجاست تمام کو شامل ہو گی اور اس وقت وہ کل پانی نجس شمار ہو گا۔ (فتاوی رضویہ، ج02، ص164، رضافاؤنڈیشن، لاہور، ملخصاً)

مزید ایک دوسرے مقام پر سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "ان ماء الغدیر یتنجس کلہ معاً بوقوع قطرۃ من نجس وما ھو الا لانہ شیئ واحد لقاء جزء منہ لقاء الکل کما بینا" یعنی تالاب کا کل پانی بیک وقت ناپاک ہو جاتا ہے جبکہ اس میں نجاست کا کوئی قطرہ گر جائے، اور یہ اسی لئے ہے کہ وہ شے واحد کی طرح ہے، اُس کے ایک جُزء سے ملاقات کل سے ملاقات ہے، جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔ (فتاوی رضویہ، ج02، ص167، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فتاوی امجدیہ میں ہے: "جب برتن میں نجاست پڑ گئی تو پانی نجس ہو گیا نجاست کا غیر مرئی ہونا یا اوصاف میں تغیر نہ آنا اس کو نجاست سے نہیں روکتا۔" (فتاوی امجدیہ، ج01، ص19، مکتبہ رضویہ، کراچی)

مستعمل پانی صاف پانی میں مل جائے تو اجزاء کا اعتبار ہو گا۔ جیسا کہ بحر الرائق میں ہے: "اذا اختلط بالمطلق فالعبرۃ لا جزاء فان کان الماء المطلق اکثر جاز الوضوء بالکل وان کان مغلوبا لا یجوز" یعنی جب مستعمل پانی صاف پانی کے ساتھ مل جائے تو اس وقت اجزاء کا اعتبار ہو گا، لہذا اگر صاف غیر مستعمل پانی زیادہ ہے تو اس سارے پانی کے ساتھ وضو جائز ہو گا اور اگر صاف پانی مغلوب یعنی کم ہے تو وضو جائز نہیں ہو گا۔ (بحر الرائق، کتاب الطھارۃ، ج01، ص128، مطبوعہ کوئٹہ)

نور الایضاح میں ہے: "والغلبۃ فی المائع الذی لا وصف لہ کالماء المستعمل وماء الورد المنقطع الرائحۃ تکون بالوزن فان اختلط رطلان من الماء المستعمل برطل من الماء المطلق لا یجوز بہ الوضوء وبعکسہ جاز" یعنی پانی میں ایسی بہنے والی چیز کا غلبہ جس کا کوئی وصف نہ ہو جیسا کہ مستعمل پانی اور پھولوں کا ایسا پانی جس کی خوشبو ختم ہو چکی ہو تو اس صورت میں غلبہ وزن کے ساتھ ہو گا لہذا اگر مستعمل پانی کے دو رطل (ایک مخصوص پیمانہ) میں صاف پانی کا ایک رطل مل جائے تو اس سے وضو جائز نہیں ہو گا اور اگر اس کا عکس ہو یعنی دو رطل صاف پانی کے ہوں اور ایک مستعمل پانی کا تو وضو جائز ہو گا۔ (نور الایضاح مع امداد الفتاح، کتاب الطھارۃ، ص42، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں ہے: "جب غیر مستعمل پانی مستعمل سے زائد ہو تو پانی قابلِ وضو و غسل رہتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج02، ص44، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: **"مستعمل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وضو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وضو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔"** (بہار شریعت، ج01، ص334، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوٰی امجدیہ میں اس حوالے سے مذکور ہے: **"ماء مستعمل جب غیر مستعمل میں ملے، اور غیر مستعمل غالب ہو، تو مطہر رہے گا۔۔۔ جب وضو کے قطرے لوٹے میں گرے، کہ جب تک یہ قطرات لوٹے کے پانی کے برابر نہ ہوں، اس سے وضو جائز ہے۔"** (فتاوی امجدیہ، ج01، ص16، مکتبہ رضویہ، کراچی، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net